© rasailojaraid.com

مراد و مطلب کیا ہے؟ خدا کے اوّل آخر ظاہر و باطن ہونے سے کیا مراد ہے؟ اور بندہ میں ان صفات کا ظہور کس طرح ہوتا ہے؟ تنزلات ستہ کسے کہتے ہیں؟ اور ان کی اصل حقیقت از روئے قرآن کیا ہے؟ خیر و شر اور جبر و قدر کا تصوف میں کیا تصور ہے؟ اور ان سب کی تطبیق قرآن کے ساتھ کیونکر ہوتی ہے؟ اس کے بعد اصل حوالے مع عربی و فارسی عبارتوں کے ہیں پھر اشخاص و اماکن کی فہرست ہے اور آخر میں مصطلحات کی فہرست ہے غرض کہ کتاب اصل موضوع پر پوری طرح حاوی اور جامع ہے ارباب ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آخر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے امام قشیری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ صوفی کے لفظ کا استعمال دوسری صدی ہجری کے اواخر یعنی سنہ ۸۲۲ء میں شروع ہوا (ص ۲) ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ صوفی صوف سے مشتق ہے اور صوف کے معنیٰ ہیں لباس الفقراء و لباس التابعین (ملاحظہ ہو عیون الاخبار ص ۳۱۷ و ۳۵۲) اور اس لباس کا ذکر خود حضرت ابو موسیٰ اشعری کی ایک روایت میں موجود ہے (دیکھئے ابن سعد ج ۴ ق ۱ ص ۸۰) اسی طرح صوفی کے لفظ کا استعمال دوسری صدی ہجری کے اواخر میں نہیں بلکہ عبدالملک بن مروان (از سنہ ۶۸۵ء تا سنہ ۷۰۵ء) کے عہد میں ہی شروع ہو گیا تھا (ملاحظہ ہو گولڈزیر کی کتاب Vorlesungen under den Islam باب تصوف) ہمارے سامنے اس کتاب کا عربی ترجمہ ہے جو مصر سے العقیدة والشریعة فی الاسلام کے نام سے شائع ہوا ہے اس کے صفحہ ۱۳۶ پر یہ حوالہ مل سکتا ہے۔

یورپین اور انڈو یورپین شعرائے اردو۔ مرتبہ جناب خواجہ محمد یوسف الدین تقطیع خورد ضخامت ۹۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت غیر مجلد دو روپیہ۔ مصنف سے پتہ ذیل پر ملیگی۔ نمبر ۱۵۷۔ مقابل اردو ہال۔ حمایت نگر حیدرآباد دکن۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں جو انگریز اور دوسری یورپین اقوام کے لوگ ہندوستان میں رس بس گئے تھے انھوں نے آپس کے میل جول کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہندوستانی طور طریقے اختیار کر لئے بلکہ ہندوستانیوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر لئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو فارسی میں نہ صرف مرد بلکہ عورتیں تک شاعری کرنے لگیں اور یہ شاعری برائے بیت نہیں تھی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ انہیں بعض بعض تو بہت اچھے شاعر تھے۔ چنانچہ رام بابو سکسینہ نے بڑی محنت اور تلاش بسیار کے بعد ان شاعروں اور شاعرات کا بڑا ضخیم اور مفصل تذکرہ انگریزی میں لکھا اور پھر اس کا اردو میں ترجمہ عسکری صاحب نے کیا۔ زیر تبصرہ کتاب زیادہ تر اسی کتاب اور بعض دوسرے ماخذ کی مدد سے انھیں یورپین اور انڈو یورپین شاعروں اور شاعرات کے حالات اور نمونہ کلام میں مرتب کی گئی ہے۔ شروع کے دو ابواب میں اردو زبان کی ہمہ گیری، یورپین لوگوں کا اس کے ساتھ تعلق اور اس کی تاریخ اور اینگلو انڈینز ۴۵ء کی ہندوستانی معاشرت پر گفتگو ہے۔ کتاب دلچسپ اور مفید ہے۔ مختصر ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com